نقد و نظر

نظامِ زکوٰۃ اور جدید معاشی مسائل

مصنف : محمد یوسف گورایہ

شائع کردہ : ادارہ تحقیقاتِ اسلامی - اسلام آباد

صفحات : ۱۶۸ - سائز : ۲۰×۲۶ = ۸، مجلد - قیمت : پانچ روپے ۵۰ پیسے

جناب محمد یوسف گورایہ صاحب مرکزی ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے ممتاز رکن ہیں - ان کے علمی و فکری مضامین ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے انگریزی اور اردو جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں - گورایہ صاحب کی اصل خوبی یہ ہے کہ بڑے محنتی اہلِ علم ہیں اور جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس کے تمام گوشوں کو پوری طرح واضح کرتے اور اس پر اپنا زورِ تحقیق صرف کر دیتے ہیں - ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کا کوئی حصہ تشنہ نہ رہنے پائے - اسی چیز نے ان کے دامنِ مطالعہ کو وسعت عطا کی ہے -

پیشِ نظر کتاب "نظامِ زکوٰۃ اور جدید معاشی مسائل" ان کی تازہ تصنیف ہے جو عمدہ ٹائپ میں طبع ہوئی ہے اس میں انھوں نے مسئلہ زکوٰۃ پر ایک دوسرے انداز سے بحث کی ہے اور اس اہم مسئلہ کے تمام متعلقات و تفصیلات کو قارئین کے سامنے رکھا ہے - اور اس کو انہوں نے سات مختلف عنوانات میں تقسیم کیا ہے :

۱- زکوٰۃ کی ادائیگی اور وصولی کا مسئلہ -

۲ - زکوٰۃ کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داریاں -

۳ - مسئلۂ بے کاری اور اس کا حل -

۴ - معاشی غلامی کا حل -

۵ - موجودہ معاشی غلامی اور اس کا حل -

۶ - زکوٰۃ اور مسئلہ تعلیم -

۷ - نظامِ زکوٰۃ اور طب و صحت کی اہمیت -

پوری کتاب ان سات عنوانات پر محتوی ہے اور ان میں سے ہر عنوان پر مصنف محترم نے تفصیل اور حوالے سے گفتگو کی ہے ۔ کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے :

"اسلام نے روحانی و مادی اقدار" عبادات و معاملات" کو لازم و ملزوم قرار دے کر تاریخ مذاہب عالم میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا ہے ۔ اسلام کی نظر میں وہ شخص جو "معاملات انسانی" کی حسن ادائیگی میں ایک خاص مقام رکھتا ہو لیکن "عبادات الٰہی" کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہو، ویسا ہی ہے جیسے ایک شخص عبادات کی حسن ادائیگی کے باوجود "معاملات" میں قاصر ہو ۔ قرآن مجید میں نماز کو حسن معاملات کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے ۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر" درحقیقت نماز ان تمام کاموں سے روک دیتی ہے جن سے معاملات انسانی میں فساد بپا ہوتا ہے اور جو فطرت انسانی کے خلاف ہوتے ہیں ۔"

اس کے بعد مسئلہ زکوٰۃ، اسلام میں اس کی اہمیت، اس کی وجہ فرضیت اور اس کی ادائیگی اور وصولی کو موضوع بحث ٹھہرایا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اس کی وصولی کا انتظام خود اسلامی حکومت کو کرنا چاہیے انفرادی طور سے زکوٰۃ ادا کرنا، اس کی اصل اہمیت کو نظرانداز کر دینا ہے اور اگر اس رکن اسلام کی اہمیت کو نظرانداز کر دیا جائے تو باقی کیا رہ جاتا ہے ۔ مصنف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ دور خلافت راشدہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام خود خلافت کے ذمہ تھا اور وہی اس کا اہتمام کرتی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے زمانہ خلافت میں زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا، ان سے مسلمانوں کے خلیفہ (حضرت ابوبکرؓ) نے باقاعدہ جنگ لڑی اور اس کو اسلامی ریاست کا بنیادی مسئلہ قرار دیا ۔

گورایہ صاحب نے اسی طرح دوسرے عنوانات (مسائل) کو بھی زکوٰۃ سے وابستہ کیا ہے ۔ مثلاً زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا نظام صحیح ہو جانے سے بے کاری کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے ۔ تلاش معاش میں لوگوں کا کثیر تعداد میں دیہات سے شہروں میں نقل مکانی کرنے کا سلسلہ رک جاتا ہے ۔ اسی طرح سرمایہ داروں، کارخانہ داروں اور بڑے بڑے زمینداروں نے معاشرہ کے بہت بڑے طبقے کو اس کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر جس معاشی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے، نظام زکوٰۃ کے صحیح ہونے سے اس کا سدّ باب ہو جاتا ہے ۔

کتاب کے بعض مباحث میں بے شک ایک سے زائد رائیں ہو سکتی ہیں اور خلافت راشدہ کے دوران ہی میں تقسیم زکوٰۃ کے مسئلہ میں صحابہ کرام کی رائے ایک نہ رہی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ کتاب اپنے موضوع پر جامع ہے اور ہم اپنے خوانندگان محترم سے اس کے مطالعے کی سفارش کرتے ہیں ۔ (م ۔ ا ۔ ب)